

مفروضات کی دریافت: تنقیدی غور و فکر *

تعارف

تنقیدی غور و فکر ایک طاقتور ذہنی صلاحیت ہے جو ہمیں اُن بنیادی عقائد، مفروضات اور ذہنی سانچوں کا جائزہ لینے کی مدد دیتا ہے جو ہماری سوچ، رویوں اور فیصلوں کو تشکیل دیتے ہیں۔ ہم اکثر زندگی ایسے گزرتے ہیں جیسے ہمارے تمام مفروضات سچائی ہوں۔ مگر جب ہمارے تعلقات یا فیصلے متزلزل ہونے لگتے ہیں تو عموماً اس کی جڑ میں غیر جانچے یا غلط مفروضات کارفرما ہوتے ہیں۔

یہ مضمون تنقیدی غور و فکر (critical reflection) کے عمل کو واضح کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ مفروضے (assumptions) کس طرح بنتے ہیں، ان کی درجہ بندی (categorized) کیسے کی جاتی ہے، اور بہتر فہم اور زیادہ دانشمندانہ فیصلوں کے لیے انہیں کس طرح چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

تنقیدی غور و فکر کیا ہے؟

تنقیدی غور و فکر ایک منظم اور شعوری عمل ہے جس کے ذریعے ہم:

1. اپنے ادراک، فیصلوں یا منصوبوں کے پیچھے کارفرما مفروضات کی شناخت کرتے ہیں۔
 2. ان کی درستی کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا وہ گہری جانچ پڑتال پر پورا اُترتے ہیں یا نہیں۔
 3. متبادل نقطہ نظر پر غور کرتے ہیں تاکہ اُسی مسئلے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جاسکے۔
 4. اس تجربے کی بنیاد پر زیادہ بہتر اور باخبر اقدامات یا فیصلے کرتے ہیں۔
- یہ محض تنقید کرنے کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ اس بات کے بارے میں ہے کہ ہم اپنے سوچ کے بنیادی عناصر کو سمجھیں اور انہیں واضح کریں تاکہ ہم ان کا جائزہ لے سکیں۔

مفروضات کہاں سے آتے ہیں؟

مفروضات ہمیشہ شعوری طور پر نہیں اپنائے جاتے۔ یہ درج ذیل سے پیدا ہو سکتے ہیں:

- ذاتی تجربات: ایک بُرا تجربہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ "لوگ قابل اعتماد نہیں ہوتے۔"
 - ثقافتی یا ادارہ جاتی اصول: اگر کوئی معتبر شخصیت کوئی بات کہے تو ہم اسے بلا تحقیق درست سمجھ لیتے ہیں۔
 - روایتی یا رائج سوچ: "ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے۔"
- یہ مفروضے اتنے واضح لگ سکتے ہیں کہ ہم انہیں حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں۔

مفروضات کی تین بنیادی اقسام

جب ہم تنقیدی غور و فکر کرتے ہیں، تو یہ مفروضوں کو تین بڑی اقسام میں درجہ بندی کرنے میں مدد کرتا ہے:

1. سببی مفروضات (Causal Assumptions)

یہ علت و معلول کے تعلق پر مبنی ہوتے ہیں۔

- تعریف: "اگر A ہو تو B ہوگا۔"
- مثال: "اگر میں ایک اچھا نمونہ عمل بن جاؤں تو میرے بچے خود بخود اچھے انسان بن جائیں گے۔"
- کردار: یہ مفروضات ماضی کے واقعات کی وضاحت اور مستقبل کے نتائج کی پیش گوئی کے لیے مدد کرتے ہیں۔

2. تجویزی مفروضات (Prescriptive Assumptions)

یہ اس بات سے متعلق ہوتے ہیں کہ چیزیں کیسی ہونی چاہئیں۔

- تعریف: وہ جملے جو اقدار یا رویے تجویز کرتے ہیں۔
 - پہچان: ایسے الفاظ جیسے "چاہیے"، "ضروری ہے"، "یا" فرض ہے۔
 - مثال: "اساتذہ کو نمونہ عمل ہونا چاہیے۔"
- یہ مفروضات دوسروں کے بارے میں ہماری توقعات اور رائے سازی کو تشکیل دیتے ہیں۔

3. تصوراتی مفروضات (Paradigmatic Assumptions)

یہ سب سے پوشیدہ اور بنیادی مفروضات ہوتے ہیں۔

- تعریف: یہ طے کرتے ہیں کہ ہم حقیقت کو کس زاویے سے دیکھتے ہیں۔
- مثال: یقین کہ انعامات اور سزائیں بچے کو اچھا انسان بنا سکتی ہیں۔
- چیلنج: خود میں پہچاننا سب سے مشکل، دوسروں میں پہچاننا آسان۔

یہ مفروضات ہماری بنیادی اصطلاحات جیسے "اچھا رویہ"، "ذمہ داری"، "یا کامیابی" کی تعریف متعین کرتے ہیں۔ مثلاً کچھ لوگ "ذمہ دار بچہ" اُس کو سمجھتے ہیں جو صرف قواعد کی پابندی کرے، جبکہ دوسروں کے نزدیک ذمہ داری کا مطلب ہے "باطنی طور پر صحیح عمل کرنے کی تحریک" رکھنا۔

مفروضات کی شناخت کیوں مشکل ہے؟

ہم اکثر اپنے مفروضات کو حقائق سمجھ کر اُن کا دفاع کرتے ہیں۔ یہی رویہ ہمیں مشکل میں ڈال دیتا ہے کہ:

- اُن مفروضات کو پہچانا جائے۔
- اس بات کو قبول کریں کہ ان پر سوال اٹھایا جاسکتا ہے۔
- متضاد آراء پر بات چیت کریں۔

اکثر جب کوئی ہمیں بتاتا ہے کہ "یہ تمہارا مفروضہ ہے"، تو ہم مدافعتی رویہ اختیار کرتے ہیں: "نہیں، یہ تو حقیقت ہے!"

اسی لیے تنقیدی غور و فکر کی مشق عام طور پر اپنے خیالات کی بجائے دوسروں کے خیالات کے تجزیے سے شروع کی جاتی ہے تاکہ اس طرح مہارت پیدا کرنا اور جذباتی فاصلہ رکھنا آسان ہو۔

ایک عملی مثال

بیان: "ہر شخص چاہتا ہے کہ اُس کے بچے ذمہ دار افراد بنیں۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ ہم انہیں اچھے رویے پر انعام دیں اور بُرے رویے پر سزا دیں۔"

سببی مفروضات:

- انعامات اور سزائیں ذمہ دار رویہ پیدا کرتی ہیں۔

تجویزی مفروضات:

- اچھے رویے پر انعام دینا چاہیے۔
- ہمیں برے رویے کی سزا ضرور دینی چاہیے۔

تصوراتی مفروضات:

- بچے بیرونی کنٹرول کے ذریعے سیکھتے ہیں۔
- ظاہری رویے کو منظم کر کے ذمہ داری پیدا کی جاسکتی ہے۔
- انسان سزا و جزا کے نظم سے متاثر ہو کر ڈھلتا ہے۔
- تاہم غور و فکر یہیں ختم نہیں ہوتا۔ اب ہمیں سوال کرنے چاہئیں:
- کیا یہ مفروضات ہر سیاق و سباق میں درست ہیں؟
- کیا انھوں نے غور کیا ہے کہ بچے حقیقت میں کیسے اقدار کو اپناتے ہیں؟
- متبادل تصورات کیا ہو سکتے ہیں؟ (مثلاً اندرونی تحریک، نمونہ عمل، با معنی مکالمہ وغیرہ)

تنقیدی غور و فکر کی عادت کیسے پیدا کریں؟

- محفوظ ماحول میں مشق کریں: ایسے بیانات کا تجزیہ کریں جن سے آپ کا جذباتی تعلق نہ ہو۔
- اجتماعی گفتگو کریں: گروہی مباحث میں شامل ہونے سے وہ مفروضات سامنے آتے ہیں جو ہم خود نہیں پہچان پاتے۔
- غور و فکر والے سوالات اٹھائیں:
- میں کیا بات بلا تحقیق درست مان رہا ہوں؟
- اس نتیجے کے پیچھے کون سا عقیدہ یا یقین ہے؟
- کیا کوئی دوسرا شخص اسے مختلف زاویے سے دیکھ سکتا ہے؟ کیوں؟
- وقت کے ساتھ تنقیدی غور و فکر ایک ایسی عینک بن جاتا ہے جس سے ہم دنیا کو دیکھتے ہیں۔ یہ باشعور زندگی، اخلاقی فیصلہ سازی، اور بامقصد تبدیلی کی بنیاد ہے۔

اختتامیہ

تنقیدی غور و فکر دراصل اپنی "حقیقت کے پوشیدہ نقشے" کو جرات کے ساتھ سوال کرنے کا نام ہے۔ یہ تقاضا کرتا ہے؛ عاجزی کا کہ ہم اپنے مفروضات کو بے نقاب کریں، دیانت داری کا کہ ہم انہیں پرکھیں، اور کشادہ دلی کا کہ ہم تبدیلی کو قبول کریں۔

چاہے تعلیم ہو، والدین کا کردار، قیادت ہو یا ایمان — تنقیدی غور و فکر ہمیں وضاحت، دیانت داری اور گہری بصیرت کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

آزمائش کے لیے ایک مشق

اپنے ماحول میں رائج کسی عام طور پر قبول شدہ بیان کو منتخب کریں۔ اُسے تینوں اقسام کے مفروضات کی روشنی میں پرکھیں۔

پھر خود سے یہ سوال کریں: جب میں ان مفروضات پر اپنی گرفت ڈھیلی کرتا ہوں تو میرے سامنے کون سے نئی امکانات کھلتے ہیں؟

* یہ مضمون اسٹیفن بروک فیلڈ (Stephen Brookfield) کے کام پر مبنی ہے۔